سوال

طلاق اور بیوی کے قول یا گواہی کا حکم

جواب

حالت حیض میں دی گئی طلاق کا عدم وقوع السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا حیض یا نفاس میں طلاق واقع ہوجاتی ہے یا نہیں۔ ؟اگر واقع نہیں ہوتی جیسا کہ اہل علم کی ایک جماعت کا مذہب ہے، تو صورت مسئلہ میں قرآن وسنت کی روشنی میں کیا حکم ہوگا۔ شریعت نے طلاق کا حق اور اختیار صرف مرد کو دیا ہے بغیر بیوی کی رضامندی اور مرضی کے ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے اسے نہیں معلوم کہ بیوی اس وقت حالت حیض یا نفاس میں ہے یا حالت طہر میں، ایسی صورت میں عورت اس طلاق پر اپنی مرضی مسلط کردیتی ہے، یعنی اگر اسے خاوند سے جدائی چاہیئے تو وہ حالت حیض یا نفاس میں ہوتے ہوئے خود کو حالت طہر میں ظاہر کرتی ہے۔ اور اگر وہ طلاق نہیں چاہتی تو حالت پاکی میں ہوتے ہوئے خود کو حالت حیض یا نفاس میں ظاہر کرتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں شریعت کی کیا ہدایات ہیں۔ ؟کیا اس طلاق کے وقوع یا عدم وقوع میں عورت کے قول یا گواہی پر اعتبار ہوگا۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! ١۔ حالت حیض میں نبی کریم نے طلاق دینے سے منع فرمایا ہے، اگر کوئی حالت حیض یا نفاس میں طلاق دے دیتا ہے تو اس کے وقوع کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ ئمہ اربعہ سمیت جمہور اہل علم کے نزدیک گناہ کے باوجود وہ طلاق واقع ہوجائے گی، جبکہ ظاہریہ، امام ابن تیمیہ، امام ابن قیم اور امام شوکانی کے نزدیک وہ طلاق واقع نہیں ہوگی، کیونکہ وہ طلاق بدعی ہے، جس سے منع کیا گیا ہے۔ اور یہی موقف راجح ہے۔ شیخ ابن باز نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں "لأن شرع اللہ أن تطلق المرأۃ في حال الطهر من النفاس والحيض، وفي حالٍ لم يكن جامعها الزوج فيها، فهذا هو الطلاق الشرعي، فإذا طلقها في حيض، أو نفاس، أو في طهر جامعها فيه: فإن هذا الطلاق بدعة، ولا يقع على الصحيح من قولي العلماء، لقول اللہ جل وعلا: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ) الطلاق/1. والمعنى: طاهرات من غير جماع، هكذا قال أهل العلم في طلاقهن للعدة، أن يَكُنَّ طاهرات من دون جماع، أو حوامل. هذا هو الطلاق للعدة" انتهى "اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے مشروع کیا ہے کہ عورت کو نفاس اور حیض سے پاکی کی حالت میں اور ایسی حالت میں طلاق دی جائے جس میں بیوی سے ہم بستری نہ کی گئی ہو، تو یہ شرعی طلاق ہوگی لیکن اگر کوئی شخص حیض یا نفاس یا پھر ایسے طہر میں طلاق دے جس میں بیوی سے ہم بستری کی ہو یہ تو طلاق بدعی کہلاتی ہے، اور صحیح قول کے مطابق یہ طلاق واقع نہیں ہوگی؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: { اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آپ عورتوں کی طلاق دیں تو انہیں ان کی عدت (کے آغاز) میں طلاق دیں } الطلاق (1). معنی یہ ہے کہ وہ جماع کے بغیر پاک ہوں، اہل علم نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے یہی کہا ہے کہ وہ جماع کے بغیر طہر میں ہوں، یا پھر حاملہ ہوں یہ تو عدت کے لیے طلاق ہے" انتہی فتاوی الشیخ ابن باز (21/286). اس سلسلے میں لجنہ دائمہ سے سوال کیا گیا تو اس نے فرمایا "الطلاق البدعي أنواع منها: أن يطلق الرجل امرأته في حيض أو نفاس أو في طهر مسها فيه، والصحيح في هذا أنه لا يقع" انتهى "فتاوى اللجنة الدائمة" (20/58): "طلاق بدعی کی کئی ایک انواع واقسام ہیں جن میں یہ بھی شامل ہے کہ آدمی بیوی کو حیض یا نفاس یا پھر جس طہر میں بیوی سے جماع کیا ہو طلاق دے، صحیح یہی ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوگی" انتہی ٢۔ حیض ہونے یا ہونے کے بارے میں عورت کا قول معتبر جانا جائے گا۔ خواہ وہ سچ بولے یا جھوٹ، جھوٹ ہونے کی صورت میں وہ خود گناہ گار ہے۔ ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب محدث فتوی کمیٹی